مطبوعات

اسٹالین مترجمہ مسٹر آصف علی۔ بیرسٹر ایٹ لا۔ صفحات ۴۴۳۔ قیمت مجلد تین روپے آٹھ آنے۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ جامعہ۔ دہلی۔

موجودہ دَور کے سیاسی ادیان میں سے سب سے کم عمر روس کا سرکاری مذہب "مارکسزم" ہے جس کا خدا مارکس، پیغمبر لینن، الکتاب سرمایہ اور کلمہ روٹی ہے۔ اس دین کے عملی نفاذ کے لیے جو انقلاب لینن کی سرکردگی میں رونما ہوا اس کی تکمیل اسٹالین کی مرہونِ منت ہے اور وہی "دینِ معدہ" کا خلیفۂ اول ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اشتراکیت کو سمجھنے کے لیے اسٹالین کی سوانح عمری کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ چنانچہ یورپ کی ہر زبان میں اسٹالین پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن بہت کم کتابیں ایسی ہیں جو اسٹالین کی زندگی کے جملہ پہلوؤں کو سامنے لاتی ہوں۔ مسٹر آصف علی نے ان کتابوں میں سے اسٹیفن گریہم کی کتاب کو ترجمہ کے لیے منتخب کیا ہے جس میں اچھی طرح واضح کیا گیا ہے کہ کیوں مارکسزم کے ٹراٹسکی جیسے "مومنینِ فاتحین" پسپا ہو گئے اور اس کی تحریف کرنے والے منافقین کا سرخیل اسٹالین قیادت پر فائز ہو گیا۔

دراصل "مارکسزم" اپنے فکری نقطۂ آغاز ہی سے انسانی فطرت کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے عملی نفاذ کا تجربہ اول قدم پر ہی ناکام ثابت ہوا اور خود اس دین کا پیغمبر لینن ہی اسے مسخ کرنے پر مجبور ہو گیا۔ وہ زبان سے "جاپ" تو کرتا تھا مارکسزم کے اصولوں کا لیکن عملاً اس نے یورپ کی تجربی سیاست ہی کو اصول بنا لیا اور بے دھڑک مارکسزم کی قطع و برید کرتا گیا۔ ان حالات کے ماتحت کمیونسٹ پارٹی اندرونی طور پر دو گروہوں میں منقسم ہو گئی تھی۔ ایک خالص مارکسزم کے علمبرداروں کا گروہ تھا جن میں نمایاں ترین شخصیت ٹراٹسکی کی تھی۔ دوسرا گروہ اسوۂ لینن کے رمز شناس منافقین کا تھا جن میں اسٹالین بھی شامل تھا۔ لینن کی موت پر یہی دوسرا

گروہ غالب رہا اور قیادت ٹراٹسکی کے بجائے اسٹالین کے قبضہ میں آگئی۔ تاریخ انقلابات کا فطری اقتضاء تھا بھی یہی۔ اگر ٹراٹسکی کامیاب ہو نکلتا تو تحریک ناکام ہو کے رہ جاتی۔ اسٹالین جب اوپر آگیا تو اس نے پارٹی کو اس "مومن" عنصر سے پاک کرنے کے لیے نہایت ظالمانہ کارروائیاں سرانجام دیں۔ نہایت درجہ وسیع نظام جاسوسی اور استبدادی عدالتیں قائم کی گئیں۔ قتل، قید اور جلا وطنی کا بازار گرم ہوگیا اور جب اس کا راستہ کانٹوں سے صاف ہوگیا تو اس نے پوری آزادی سے مارکس کے اصولوں کا تیا پانچا کیا۔ انفرادی ملکیت کا کلی استیصال، کامل معاشی مساوات اور ادارۂ حکومت کا خاتمہ، یہ سب امور ایک خیالی مستقبل کے طاقچے پر دھر دیے گئے اور دنیا کو مطمئن کر دینے کے لیے اشتراکی جمہوریتوں کی وحدت کو اس خیالی مستقبل کا ابتدائی مرحلہ قرار دیدیا گیا۔ زیر نظر کتاب میں انقلاب۔ انقلاب کی اس داستان کو پیش کرتے ہوئے اس کے ہیرو اسٹالین کی شخصیت کو پورے طور پر نمایاں کر دیا گیا ہے۔

کتاب کا مصنف یورپ میں اسٹالین کا غیر جانبدار سوانح نگار مانا جاتا ہے مگر مترجم کو اس سے اتفاق نہیں ہے اور بعض مقامات کی بازاری عبارت اور واقعات کے غیر واضح بیانات سے مترجم کی تائید ہوتی ہے۔ لیکن اتنی بات ضرور واضح ہے کہ اسٹالین کی زندگی میں ظالمانہ کارناموں اور گھناؤنے واقعات کی کمی نہیں ہے اس کی سیرت "لوہے کے آدمی" کی سیرت ہے نہ کہ گوشت پوست کے آدمی کی۔ رہا ترجمہ تو وہ کوتاہیوں سے خالی نہیں ہے اور کتابت کی غلطیاں جب اس کے ساتھ مل جاتی ہیں تو عبارت بہت بے لطف ہو جاتی ہے۔

فلسفہ نماز از جناب الحاج القاری الحافظ محمد طیب صاحب مہتمم جامعہ قاسمیہ، دارالعلوم، دیوبند۔
قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ :۔ ناظم و مہتمم مدرسہ عربی خیر المدارس، جالندھر شہر۔

یہ مولانا کا ایک خطبہ ہے جو خیر المدارس جالندھر کے ایک سالانہ جلسہ میں بیان کیا گیا تھا۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ نماز مسلمان کی عملی زندگی پر کیا اثر ڈالتی ہے۔ لیکن جناب مؤلف کلامی بحث کی رَو میں بہت دور نکل گئے